جناب تسلیم احمد ایم۔اے

افریقہ میں قادیانیوں کے خطرناک عزائم

بر اعظم افریقہ کی گزشتہ صدی پر سیاسی نظر ڈالی جائے تو معلوم ہو گا کہ اس علاقے کو یورپ کی تمام بڑی بڑی سامراجی طاقتوں نے اپنے نو آبادیاتی مقاصد کی تکمیل کے لیے ایک اڈے کے طور پر استعمال کیا۔ ۱۸۸۰ء سے ۱۹۰۲ء تک برطانوی سامراج نے مصر، نائیجریا، سومالی لینڈ رہوڈیشیا، سیرالیون، گھانا، مشرقی افریقہ، یوگنڈا، سوڈان، گیمبیا اور یونین آف ساؤتھ افریقہ پر اقتدار حاصل کر لیا تھا۔ فرانسیسی استعمار، الجیریا، تیونس، مڈگاسکر، مراکش وغیرہ کو زیر تسلط لا چکا تھا۔ ایسے ہی جرمن نو آبادیت پسندوں نے انیسویں صدی کے آخری سالوں میں ٹوگو، کیمرون، وغیرہ پر قبضہ جما لیا تھا۔ بلجین اور پرتگال کے سامراجی لیٹرے ۱۸۸۵ء میں کانگو اور ۱۸۸۶ء میں انگولا اور موزمبیق پر متصرف ہو چکے تھے۔ اسی عرصہ میں اطالوی سامراج نے اریٹیریا، لیبیا، حبشہ وغیرہ پر قبضہ جما لیا تھا۔ ہسپانوی استعمار مراکش کے بعض حصوں اور صحارا پر قابض تھا۔ غرضیکہ پورے افریقہ پر یورپ کی سامراجی طاقتوں کا قبضہ تھا۔ ان استعمار پسندوں نے اس علاقے کی دولت کو لوٹا، غلاموں کی تجارت کی اور سیاسی گرفت کو مضبوط سے مضبوط تر کیا ان سامراجی کارروائیوں کے نتیجہ میں افریقہ غربت، پسماندگی اور سیاسی پستی کے عمیق گڑھوں میں گر گیا[1]

---

[1] تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمایئے:-

a) Peter J M McEwan and Rilret. B. Sutcliffe, The study of Africa, Landen 1965

b) H. Brittain, P.J.G Ripley, A suimple history of East Africa Landen 1963

پہلی جنگ عظیم کے بعد ایشیا اور افریقہ میں آزادی کی تحریکوں نے زور پکڑا۔ ان تحریکوں کا مقصد افریقہ سے سامراجی طاقتوں کو نکالنا اور خود مختار حکومتیں قائم کرنا تھا[1]۔ قادیانیوں نے سامراج سے گٹھ جوڑ کر کے اپنے جاسوس مبلغوں کے بھیس میں روانہ کرنے شروع کر دیے تاکہ سامراج طاقتوں کے سیاسی مفادات کا تحفظ کریں اور افریقی عوام کی حریت پسندانہ تحریکوں کو سبوتاژ کریں،

۱۹۲۱ء میں عین اس زمانے میں جب کہ مغربی افریقہ کے ممالک نائیجیریا اور گھانا میں آزادی کی تحریک جاری تھی۔ عبدالرحیم نیر قادیانی کو انگلستان سے نائیجیریا بھیجا گیا[2]۔ ۱۹۲۲ء میں حکیم فضل الرحمن قادیانی کو گھانا روانہ کیا گیا[3]۔ ان نام نہاد مبلغوں نے مرکز کی ہدایات کے مطابق سیاسی سازشوں کی پشت پناہی کی۔ مرزا قادیانی کی ان تحریرات کے تراجم کرائے گئے جن میں برطانوی سامراج کی ذلیل خوشامد کی گئی تھی۔ دوسری جنگِ عظیم کے آغاز تک قادیانیوں نے افریقہ کے برطانوی نوآبادیات میں تبلیغِ اسلام کے نام پر مضبوط اڈے قائم کر لیے تھے۔

دوسری جنگِ عظیم کے دوران غانا مشن کے نئے انچارج نذیر احمد مبشر سامراج کی حاشیہ برداری میں مصروف تھے۔ انہی ایام میں غانا کی مخلص جماعت وا (Wa) کے خلاف بعض معاندین نے جھوٹی شکایات کر کے حکام کو اکسایا جس کے نتیجہ میں حکام نے گورنر سے سفارش کی کہ جماعت احمدیہ وا کے جملہ افراد کو یہاں سے نکال کر کسی اور جگہ منتقل کر دیا جائے[4]۔ بعد میں قادیانی اثر و رسوخ کی وجہ سے ایسا نہ کیا گیا۔ مرزا محمود کے عہدِ خلافت میں قادیانی مبلغ مغربی افریقہ کے ممالک میں اپنی مذموم کارروائیوں میں لگے رہے۔ ۱۹۶۰ء میں مزعفرانہ قادیانی نے جلسہ سالانہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ

"افریقہ میں تبلیغ کے لیے ہر قسم کے وسائل کو مکمل طور پر بروئے کار لانا چاہیئے۔
اور اس علاقے پر خصوصی توجہ مبذول کرنی چاہیئے"[5]

اس کے بعد قادیانیوں نے افریقہ پر زیادہ توجہ مرکوز کر دی۔ بعض سابق افریقی نوآبادیات نے

---

[1] J. Hanna, Eurepean Rule in Africa Landon 1959

[2] تحریک جدید، ربوہ، جنوری ۱۹۷۱ء ص۲۲ [3] ایضاً [4] ایضاً [5] مرزا مبارک احمد۔ اسلام ان افریقہ، احمدیہ مسلم فارن مشنز آفس، ربوہ، ۱۹۶۲ء ص۲۷

آزادی حاصل کرنے کے بعد قادیانیوں کی نام نہاد تبلیغ کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کیں اور کئی ممالک میں انہیں مشن قائم کرنے میں دشواریاں پیش آئیں مثلاً آیوری کوسٹ فرانسیسی مقبوضہ تھا، جسے اگست ۱۹۶۰ء میں آزادی ملی۔ جب اس ملک کو آزادی ملی تو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے اس ملک میں احمدیہ مشن کے قیام کا فیصلہ فرمایا یہاں سب سے پہلے مکرم قریشی مقبول احمد صاحب مبلغ انگلستان و امریکہ کو بھجوایا گیا۔ ابتداء میں یہاں مشن قائم کرنے میں بہت مشکلات پیش آئیں مگر پھر اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کر دیئے کہ مکرم قریشی صاحب کی اس ملک میں داخلہ کی اجازت مل گئی۔[1] جنوبی افریقہ میں قادیانیوں کو بہت سی مشکلات کا سامنا ہے۔ اس علاقے میں نام نہاد تبلیغی کام بہت ٹھنڈا ہے۔ وہاں کوئی باقاعدہ مبلغ موجود نہیں۔[2]

گزشتہ نصف صدی میں ۴۲ افریقی ممالک سامراجی طاقتوں کے چنگل سے آزاد ہو چکے ہیں لیکن ابھی تک بعض دوردراز علاقوں میں پرتگالی، برطانوی، فرانسیسی اور ہسپانوی سامراج کی نوآبادیات موجود ہیں۔[3] اپریل ۱۹۷۰ء میں موجودہ قادیانی خلیفہ ناصر احمد نے گھانا، نائیجیریا، لائبیریا، سرالیون، آیوری کوسٹ اور گیمبیا کا دورہ کیا۔[4] گیمبیا میں بقول ناصر احمد خدا نے ان کے دل میں ڈالا کہ یہ وقت ہے کہ تم کم سے کم ایک لاکھ پونڈ ان ملکوں میں خرچ کرو اور واپس کے بہت اچھے نتائج نکلیں گے۔[5] افریقہ سے آپ لندن آئے جہاں آپ نے قادیانیوں سے رقمیں ہتھیائیں۔ ۲۸ ہزار پونڈ کے درمیان ادائیگی کے وعدے ہو گئے اور تین چار ہزار پونڈ کے درمیان نقد جمع ہو گئے۔ آپ نے ان روپوں سے لندن میں اکاؤنٹ کھلوایا اور اس کا نام نصرت جہاں ریزرو فنڈ رکھا گیا۔[6] لندن میں بعض نامعلوم ذرائع سے روپیہ اکٹھا ہو رہا ہے۔ پاکستان کی جماعتوں سے بیس لاکھ روپے کا مطالبہ کیا گیا ہے اور اس سے سات لاکھ زائد کے وعدے ہو چکے ہیں۔ نصرت جہاں ریزرو فنڈ

---

۱ تحریک جدید ربوہ، جنوری ۱۹۷۱ء ص ۲۶ ۲ بیرون ممالک میں تبلیغ اسلام۔ مولوی نذیر احمد مبشر۔ ربوہ، ص ۳۲

۳ V. G. Solodovnikov, Africa, Moscow, 1970, P. 142

۴ Africa Speaks مرزا ناصر احمد کے دورے کے بعد شائع ہونے والا تصویری البم

۵ الفضل ربوہ مورخہ ۲۹ جولائی ۱۹۷۲ء ۶ ایضاً

اور نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم کے تحت افریقہ میں قادیانی ڈاکٹر، اساتذہ، مبلغ وغیرہ دھڑا دھڑ روانہ کیے جا رہے ہیں اور وہاں رفاہی کام کر کے عیسائی مشنریوں کی طرح اثر و نفوذ پیدا کیا جا رہا ہے اس سکیم پر غور کرنے اور افریقہ میں امریکی اور برطانوی استعمار اور صیہونیوں کے عزائم کو دیکھتے ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ قادیانی افریقہ میں اس لیے سرگرم عمل ہیں کہ:۔

۱۔ یورپی استعمار خصوصاً امریکی اور برطانوی سامراج کے سیاسی مفادات کا تحفظ کیا جا سکے۔

۲۔ قادیانی اڈے قائم کر کے مستقبل قریب میں اسرائیلی تخریب کاروں کو قدم جمانے کے مواقع بہم پہنچائے جائیں۔

۳۔ افریقی عوام کی تحریک پان افریقن ازم کو سبوتاژ کیا جائے اور افریقی اتحاد کی تنظیم D.A.U کے خلاف کارروائیاں کی جا سکیں۔

۴۔ افریقہ کو سامراج کے زیر تسلط رکھنے کے لیے متحارب ریاستوں میں بانٹ دیا جائے، یعنی (Balkanisation) کی جائے۔

۵۔ سامراجی طاقتوں کے افریقہ سے نکلنے کے بعد جو سیاسی، معاشی اور نظریاتی خلا پیدا ہوا ہے اسے سامراج کے ایماء پر اسرائیلی صیہونیوں کے مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے اسلام کے نام سے پُر کیا جائے۔

۶۔ افریقہ میں سامراج دشمن، حریت پسندانہ اور انقلابی تحریکوں کو ناکام بنایا جائے۔

۷۔ ایسی سیاسی فضا پیدا کی جائے کہ افریقہ بلا واسطہ سامراج کے نوآبادیاتی جال میں پھنسا رہے۔

۸۔ برطانوی دولتِ مشترکہ کو تقویت پہنچائی جائے۔

۹۔ افریقہ میں قادیانیت کے زہریلے جراثیم پھیلا دیے جائیں تاکہ یہ خطہ اسلام اور عرب ممالک سے کٹ جائے۔

۱۰۔ افریقہ کو بیس بنا کر عرب ممالک کی سالمیت کو پارہ پارہ کیا جا سکے۔

افریقہ میں قادیانی مشن اسرائیلی صیہونیوں کے ہراول دستے ہیں جو اسرائیل کے مستقبل کے توسیع پسندانہ عزائم کے لیے راہ ہموار کر رہے ہیں۔ عرب مدبروں نے کئی بار اس خطرے کا ذکر کیا ہے کہ اسرائیل مشرق وسطیٰ میں توسیع پسندانہ کارروائیوں کے ساتھ ساتھ براعظم ایشیا اور افریقہ میں

بھی سرگرم عمل ہے۔ مصر کے اخبار "الاہرام" نے افریقہ میں اسرائیلی توسیع پسندی کے خطرات کی طرف عالم اسلام کی توجہ مبذول کی۔ اسرائیلی رہنما افریقہ میں اپنی موثر موجودگی کے بہت سے دعوے کر چکے ہیں۔ ۱۹۷۱ء میں یہودی ایجنسی (Jewish Agency) کی جنرل اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے اسرائیلی وزیر خارجہ ابان نے کہا:

"افریقہ میں ہماری موجودگی ۲۹ سفارت خانوں، دس ہزار افریقی طلباء کی اسرائیل میں تعلیم، ایک ہزار اسرائیلی ماہرین کی خدمات اور افریقی سیاست دانوں سے تعلقات سے عیاں ہے۔"

مسٹر ابان نے یہ بھی کہا کہ:

"افریقہ میں اسرائیل ایک طویل مدت کے منصوبہ پر عمل پیرا ہے۔" [1]

اسرائیل نے لگانا، آیوری کوسٹ وغیرہ کے ساتھ تجارتی روابط پیدا کر لیے ہیں اور تجارتی وفدوں کا تبادلہ کیا جا رہا ہے۔ اقتصادی اثر و نفوذ کے لیے افریقی صنعت کاروں سے مل کر مشترکہ کمپنیوں کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے۔ مغربی افریقہ کے ممالک لگانا، آیوری کوسٹ، نائیجیریا، اور سیرالیون میں جہاں قادیانی مشن سرگرمی سے کام کر رہے ہیں وہیں اسرائیلی کمپنیاں ترقی کر رہی ہیں۔ اقتصادی غلبہ کو مستحکم کرنے کے لیے اسرائیلی افریقیوں سے ان کمپنیوں کا کنٹرول لینے سے بھی گریزاں ہیں۔ اسرائیل کا بڑا مقصد یہ ہے کہ اپنے سیاسی اور نظریاتی اثرات کو زیادہ سے زیادہ پھیلایا جائے۔ اس سلسلہ میں سامراج کی ازلی حاشیہ بردار اور صیہونی تخریب پسندوں کی ذیلی تنظیم قادیانیت سے بہتر اور کوئی تحریک نہیں ہو سکتی جو سیاسی طور پر صیہونیت کی مثنیٰ اور دینی لحاظ سے یہودیت کا چربہ ہے۔ ایک طرف قادیانی رفاہی کاموں اور تبلیغ اسلام کا ڈھونگ رچا کر افریقی ممالک میں گھس رہے ہیں تو دوسری طرف اسرائیلی، دانشوروں، ٹریڈ یونین کے نمائندوں، وغیرہ سے راہ و رسم بڑھا رہے ہیں۔ دونوں ایک ہی منزل کی طرف رواں دواں ہیں۔

---

[1] نیو ٹائمز، ۲۷ اگست ۱۹۷۲ء

اسرائیل چاہتا ہے کہ افریقی ممالک کی فوج میں اثر حاصل کرے اور فوجی سربراہوں سے تعلقات استوار کرے ۔ وہ عرب ممالک جو افریقہ کی سرحدات کے قریب واقع ہیں. صیہونیت نواز جماعتوں کو ان میں پھلنے پھولنے کے مواقع بہم پہنچائے جا رہے ہیں. ان علاقوں کو بیس بنا کر ایک طرف تو اسرائیلی توسیع پسندوں کی اعانت کی جا سکتی ہے۔ دوسری طرف عرب ممالک کی سالمیت پر ضرب کاری لگائی جا سکتی ہے۔ ان ممالک کے خلاف ریشہ دوانیاں کرنے کے لیے افریقہ ایک مضبوط اڈہ بن سکتا ہے۔ زیادہ عرصہ نہیں ہوا یوگنڈا کی حکومت نے اسرائیل کے فوجی اور سول ماہرین کو تخریب کاری اور جاسوسی کے الزام میں نکال باہر کیا۔ یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ اسرائیلی خفیہ راز تلاش کرنے اور علیحدگی پسندی کی تحریکوں کی پشت پناہی کرتے ہیں۔ قادیانی بھی بڑے محتاط طریقے سے ایسی سرگرمیوں میں ملوث ہیں۔

افریقہ میں مضبوط قدم جمانے اور اس اڈے سے عرب دنیا کو برطانوی سامراج کے خود کاشتہ پودے مرزا قادیانی کی خانہ ساز نبوت سے متعارف کرانے کے لیے براڈ کاسٹنگ سٹیشن قائم کیا گیا ہے۔ پاکستان سے ڈاکٹروں، ٹیچروں، اور نام نہاد مبلغوں کی ایک کھیپ وہاں پہنچ چکی ہے۔ اور عیسائی مشنریوں کے نمونے پر کام جاری ہے۔ پاکستان کی فارن کو افریقہ میں قادیانیت کی تبلیغ کے لیے استعمال کرنے کا پروگرام جاری ہے۔ مشرقِ وسطیٰ میں اسرائیل کے ناسور کے بعد سامراجی اور صیہونی افریقہ میں مرزائیل کے قیام میں پوری طرح لگے ہوئے ہیں۔ اس تشویشناک صورت حال کی طرف عالمِ اسلام کو فوری توجہ مبذول کرنی چاہیئے۔

---

[1] نیوٹائمز۔ ۲۷؍ اگست ۱۹۷۲ء